روزنامہ

الفضل

C.P.L 29-FD　047-6213029 ٹیلیفون نمبر

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 12 نومبر 2005ء 9 شوال 1426 ہجری 12 نبوت 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 252

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے مرض دو قسم کی ہوتی ہے ایک مرض مختلف ہوتی ہے یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے جیسے سر درد یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرض مستوی کہلاتی ہے اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے جیسے برص کا داغ ہوتا ہے بظاہر کوئی درد یا دکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرض مستوی ہے۔ صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے یا یہ کہ باپ دادا سے سنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کے میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں جب تک آثار ظاہر نہ ہوں، ماننا نہ ماننا برابر ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی بھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کرے گا یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائے گا کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سنکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑ گیان کی کوتاہی ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 608)

نیکی اور بدی کیا ہے

حضرت نواسؓ بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور وہ تیری اس کمزوری سے واقف ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تفسیر البر حدیث نمبر:4632)

زلزلہ زدگان کیلئے امداد

زلزلہ کے متاثرین کیلئے جماعت احمدیہ کی طرف سے امدادی سرگرمیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر طور پر جاری ہیں۔ اس سلسلہ میں پاکستان بھر کی جماعتوں اور بیرون پاکستان کے احمدیوں نے بھی نہایت اخلاص کے ساتھ اس کار خیر میں شرکت کرنے کا عملی نمونہ دکھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس سلسلہ میں جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ نقد عطیات کے علاوہ اجناس میں صرف خیمے، بستر، کمبل، چاول اور آٹا بھجوانے کی ضرورت ہے پرانے کپڑے نہ بھجوائیں اور سامان کی ہر جنس کو الگ الگ پیک کر کے بھجوایا جائے۔ اس کے علاوہ شہ زور ٹرک اور 4x4 گاڑیوں کی ضرورت ہے جو احمدی احباب ڈرائیور سمیت ایسی گاڑیاں 10 یا 15 دن کے لئے آزاد کشمیر کے لئے وقف کر سکیں تو ہم ان کے بہت ممنون ہوں گے۔ نقد رقوم کی وصولی ''انسانی ہمدردی کی مد'' میں صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں

(ناظر امور عامہ 0333-6700797)

نیکی سے محبت اور گناہ سے نفرت کرنی چاہئے

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب درج ذیل شیڈول کے مطابق فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

26/نومبر بوقت 4-00 بجے سہ پہر کے بعد

27 نومبر بوقت 8-00 بجے صبح تا 2-00 بجے دوپہر

ضرورت مند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ احباب استفادہ کے لئے تشریف لائیں۔ اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رابطہ کریں۔ وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 359)

''نوری'' خاندان کے برگزیدہ سربراہ کی زندہ جاوید وصیت

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب (نانا جان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع) دنیائے احمدیت کے مشہور ''نوری خاندان'' کے سربراہ تھے آپ نے اپریل 1927ء میں اپنی مبارک اولاد کے نام ایک وصیت لکھی جسے آپ کے چشم و چراغ اور سلسلہ احمدیہ کے صاحب کشف و الہام بزرگ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے 26 نومبر 1937ء کو دارالانوار قادیان سے شائع فرمایا جو مع ضمیمہ جات کے 121 صفحات پر مشتمل تھی۔ وصیت ظاہری محاسن سے بھی مرصع تھی اور کتابت قادیان اور ربوہ کے مایہ ناز کاتب منشی محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے کی جو فن خطاطی کا عمدہ نمونہ تھا۔

اس پر از معرفت دستاویز کے دو نہایت اہم اقتباسات ہدیہ قارئین کرتا ہوں ۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

قبولیت دعا سے متعلق روح پرور مشاہدات

اس جگہ میں بطور تحدیث بالنعمۃ کے اور ترغیب مخلوق الٰہی کی غرض سے اپنا تجربہ بابت استجابت دعا تحریر کرتا ہوں۔ شاید تمہیں بھی ترغیب اور شوق پیدا ہو۔ میں بخدا سچ کہتا ہوں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔ اور غالباً بلوغ سے اول عالم طفولیت میں ہی نماز اور دعاؤں سے مجھ کو ایک دلچسپی جس کو ٹھرک کہتے ہیں۔ بفضل خدا میری طبیعت میں ایسے رچ گئی۔ کہ میں اس کے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ اور آرام وقرار نہیں پکڑ سکتا تھا۔ اور اس کو ایک غذا جسمانی کی طرح سمجھتا تھا۔ شاید چونکہ میں پانچ یا چھ سال سے یتیم و بیکس رہ گیا تھا۔ اور یہ زمانۂ یتیمی بھی اس کا محرک ہوا ہو۔ اس لئے یہ بھی اس ذات الٰہی کا رحم اور فضل تھا کہ میں ہر ایک حاجت، کیا چھوٹی کیا بڑی۔ سب میں دعاؤں سے کامیاب ہوتا رہا۔

قبولیت دعا کا طلسمی راز

میرے ساتھ ہمیشہ عادت اللہ یہی کام کرتی رہی کہ تا وقتیکہ میں اپنی ضروریات سائلانہ طور پر اول سے عرض نہ کرلوں میری مشکل آسان اور کامیابی نہیں ہوتی تھی۔ جیسا کہ ایک بچہ شیرخوار جب تک دودھ کے لئے اپنی تڑپ، اپنے چہرہ وحرکات سے اپنی والدہ پر ظاہر نہ کرے۔ تب تک اس کی توجہ کامل طور پر مبذول نہیں ہوتی۔ یہی حال رب اور فیاض مطلق کا ہے۔ اور کثرت سے میری دعائیں قبول ہوتی رہی ہیں۔ شاید سو دعاؤں میں دس یا بیس حسب مدعا میری قبول نہ ہوئی ہوں گی۔ مگر وہ جو میری منشاء کے مطابق بظاہر قبول نہیں ہوئی تھیں، وہ بھی درحقیقت رد نہیں ہوئی ہیں۔ بلکہ دوسرے رنگ میں قبول ہوئی ہیں۔ یعنی یا تو وہ میرے حق میں مضر اور موجب نقصان عظیم تھیں۔ اس لئے اس فیاض مطلق نے مجھ کو بذریعہ رد محفوظ رکھا۔ یا اس کے عوض اور کوئی بلا یا مصیبت جو میری شامت اعمال کا نتیجہ تھی وہ ٹال دی۔ یا اس کا نتیجہ عالم برزخ میں میرے لئے بطور امانت رکھا۔ بہر حال یہ بھی سب قبولیت کے انعام میں ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو کسی کی دعا جو خلوص قلب اور تضرع سے کی جاوے، کبھی بھی رد نہیں کرتے۔ دعا ایک بیج کی طرح ہے۔ جب کوئی بیج کسی غلہ کا یا جنس کا زمین میں بویا جاوے۔ تو عمدہ زمین میں بلحاظ حفاظت ونگہداشت کے وہ بیج اپنی اپنی فطرتی استعداد کے لحاظ سے ضرور زمین پر اپنا رنگ اور روئیدگی کا جامہ پہن کر نمودار ہوتا ہے۔ مگر ہر جنس کے بیج کے نمودار ہونے کی مختلف میعادیں ہوتی ہیں۔ وہ ضرور اپنی اپنی میعاد پر اپنا نشوونما پاتے ہیں۔ اسی طرح سے سب دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور جو نہیں قبول ہوتیں، وہ دوسرے رنگ میں ظاہر ہو کر رہتی ہیں۔ اور دعا کنندہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ میری منشاء کے مطابق قبول نہیں ہونی چاہئے تھیں۔ پس بعض دعائیں تو فوراً دعا کرتے ہی اور بعض ایک ماہ میں بعض ایک سال میں۔ اور بعض اس سے زیادہ عرصہ میں قبول ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں تین ہزار سال کے بعد قبول ہوئی۔ الغرض دعاؤں میں مایوسی اور ضعف اور تکان اور بزدلی سے کام نہ لیا جاوے۔ اَن تھک اور مردانہ وار مرتے دم تک لگا تار لگا رہے۔ تو ضرور قبولیت سے کامیابی ہوگی۔

مستجاب الدعوات کی نازک منزل

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ اگر کوئی شخص اپنی دعاؤں میں کامیاب ہوتا رہے تو وہ اپنے آپ کو مستجاب الدعوات دیکھ کر نازاں اور متکبر نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ کوئی خاص قرب کا درجہ اس نے حاصل نہیں کیا۔ اور اس سے مقبول الٰہی و مقرب خدا نہیں بن گیا۔ کیونکہ اگر وہ ایک سائلانہ حیثیت میں ایک سخی اور غنی بادشاہ کے دروازے پر ہر روز بوقت سوال وعرض کے کچھ حاصل کر لیتا ہے۔ اور کبھی بھی محروم نہیں جاتا۔ تو گویا وہ تو بھیک مانگنے والے فقیروں اور سوالیوں کے رنگ میں اس معطی و منعم کے فیض سے محروم نہیں رہتا۔ بہر حال یہ سائل ہے، اور وہ معطی ہے۔ یہ کیا بن گیا۔ آخر ہم انسان بھی تو اپنے گھر کے کتے کو جو ہمیشہ ہمارے دروازے پر گرا رہتا ہے، ہڈی یا ٹکڑا ڈال دیتے ہیں۔ تو اس سے اس کی شان یا فطرت میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا۔ انسان انسان ہے۔ کتا کتا ہی ہے۔ اس میں اس کے لئے کونسی شان یا فخر ہے۔ اسی طرح سے بندہ بندہ ہے۔ اور خدا خدا۔ یہ سائل ہے اور وہ معطی ہے۔ ہاں البتہ اس کا فضل واحسان ہے کہ وہ اپنے سائل کو اور اپنے دروازہ پر افتادگان کو نوازتے اور انہیں اپنے جود اور فیضان ربوبیت سے کبھی بھی محروم نہیں رکھتے۔ (وصیت صفحہ 20 تا 23)

جو خاک میں ملے۔ اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

صالح اولاد نعمت الٰہی اور انوار و برکات کا سرچشمہ

''یاد رکھو کہ صالح ومتقی اولاد اپنے والدین کے لئے ایک عجیب نعمت الٰہی اور تفضلات وانوار و برکات کا چشمہ ہے۔ اس کا نمونہ حضرت سید حامد شاہ صاحب مرحوم میں دیکھو کہ اپنی 55 سالہ عمر میں باوجود کثیر اولاد ہونے کے اپنی تنخواہ اور آمدنی اور کمائی کو حتیٰ کہ ایک پیسہ تک بھی خود خرچ نہیں کرتے تھے۔ اور اپنے بوڑھے والد کے حوالہ کر دیتے۔ وہ جس طرح چاہتے ان کے بیوی یا بال بچوں میں تقسیم کرتے۔ اور اس میں کسی قسم کا انقباض صدر اور تنگی دل محسوس نہ کرتے تھے۔ بلکہ یہ کام ماتحت حکم الٰہی اپنے شرح صدر سے اپنی بیوی اور بال بچوں کی خوشنودی کو کالعدم سمجھتے ہوئے بجا لاتے تھے۔ اور والدین کی رضاء کو مقدم سمجھتے تھے۔ اس کے باوجود اپنے باپ سے کسی ادنیٰ نافرمانی پر بھی لوگوں کے سامنے مار کھانے اور بے عزت ہونے کے لئے تیار ہو جایا کرتے۔ اور اپنے والدین کے جوش طبع اور غصہ اور اشتعال کو بخوشی دل قبول کر کے ان کو خوش رکھتے تھے۔ سبحان اللہ! اولاد ہو تو ایسی ہو۔ لیکن بعض ایسی بھی اولاد ہوتی ہے کہ والدین جو اور چٹنی وغیرہ سے پیٹ بھریں۔ اور اولاد گوشت و پلاؤ سے شکم سیر ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کو ہدایت دیوے۔ اور ان کے قصوروں کو معاف کرے۔ ایسی اولاد اپنی بیوی اور بال بچہ کی رضا کو ہمیشہ مقدم رکھنے سے کبھی بارآور و کامیاب نہیں ہوسکتی۔ کم از کم اتنا چاہئے کہ اپنے والد کو اپنی ماہوار آمد سے اطلاع دینی چاہئے۔ کہ حضرت میری اتنی آمدنی ہے۔ اور یہ اس قدر خرچ ہے۔ اگر حکم ہو تو یہ رقم اس قدر آمدنی سے خرچ کر ڈالوں۔ تو بھی والدین کی خوشی کا موجب ٹھہرتا ہے۔''
(وصیت صفحہ 38-39)

شہ لولاک شہنشاہ عرب وعجم کا فرمان ہے کہ صالح اولاد کی دعا و استغفار سے انسان جنت کے بلند درجات تک پہنچتا ہے اور اس کی نیکیوں کا فیض اسے ملتا رہتا ہے۔ (جامعہ الصغیر للسیوطی)

ولادت

مکرم عبدالعزیز خان صاحب سابق سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14 / اکتوبر 2005ء کو اپنے فضل وکرم سے میری دوسری بیٹی مکرمہ رافعہ رعنا صاحبہ اہلیہ مکرم امجد وسیم صاحب کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ثمرین امجد نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم حافظ عبدالکریم خان صاحب مرحوم خوشاب کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو درازی عمر عطا فرمائے اور نیک، لائق اور خادمہ دین اور والدین کی فرمانبردار بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سندھ (سندھ ڈیویلپمنٹ سٹڈیز سینٹر جامشورو) نے ماسٹر آف سائنس ان رورل ڈیویلپمنٹ پروگرام میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ اس پروگرام میں داخلے کے لئے ماسٹر ڈگری ہولڈر ہونا ضروری ہے۔ درخواست فارم یکم نومبر 2005ء سے 17 دسمبر 2005ء تک دستیاب ہیں مزید معلومات کے لئے فون نمبر 022-2771297 پر رابطہ کریں یا روزنامہ ڈان مورخہ 26 / اکتوبر 2005ء ملاحظہ کریں۔

آرمی برن ہال کالج برائے طلباء ایبٹ آباد نے ساتویں، آٹھویں / او لیول سٹیج ۔ 1، نویں اور دسویں کلاس میں داخلے کا اعلان کیا ہے تمام جماعتوں (ماسوائے ساتویں جماعت) کے لئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 12 دسمبر 2005ء ہے اور صرف ساتویں جماعت کے لئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 20 دسمبر 2005ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 30 / اکتوبر 2005ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

برطانیہ کی سیر اور جلسہ سالانہ لندن کے نظارے

(قسط دوم آخر)

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

جلسہ کی کچھ دلچسپ باتیں

امسال جلسہ سالانہ یو۔ کے (29 جولائی تا 31 جولائی) اسلام آباد (ٹلفورڈ) کی بجائے Aldershot قصبے کے ایک وسیع و عریض میدان Rush Moor Arena (رش مورارینا) میں ہوا جو سابقہ مقام جلسہ یعنی اسلام آباد سے تقریباً چھ میل کی مسافت پر واقع ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جماعت عالمگیر کے جلسہ سالانہ برطانیہ، جس کو ماشاءاللہ اب مرکزی جلسہ کی حیثیت حاصل ہے، کے لئے زیادہ وسعت اور بہتر سہولیات کی ضرورت تھی اس لئے جماعت برطانیہ نے امسال 'رش مورارینا' کو کرائے پر لینے کا انتظام کیا۔ یہ میدان کوئی ایک سو ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے اور وسیع پیمانے پر منعقد ہونے والی تقریبات کے لئے بہت موزوں خیال کیا جاتا ہے۔ اس میدان کو کئی اطراف سے سڑکیں آتی ہیں جو نسبتاً زیادہ کھلی ہیں۔ نیز اس میدان کے ساتھ ملحقہ گراؤنڈز میں گاڑیوں کی پارکنگ کے لئے وافر سہولت میسر ہے۔

وسیع پنڈال اور پارکنگ

بڑی گاڑیوں (Coaches) اور معذور حضرات (Disabled Persons) کی آسانی کے لئے جلسہ گاہ سے نسبتاً قریب ایک خصوصی Parking Lot کا انتظام کیا گیا تھا۔ جبکہ مجموعی طور پر کوئی پانچ ہزار گاڑیوں کے لئے وسیع Parks موجود تھیں۔ رش مورارینا ایک سرسبز و شاداب مرغزار کی مانند ہے جو ہر طرف سے خوبصورت درختوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس میدان میں ایک وسیع رقبے پر ایک وسیع و عریض Marquee (بہت بڑا خیمہ) سامعین جلسہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کو Accomodate کرنے کے لئے پنڈال کے طور پر چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی تھی جس کے ایک حصہ میں وافر تعداد میں کرسیاں بھی موجود تھیں جن کے لئے پاس (Pass) حاصل کرنے والوں کے رجسٹریشن کارڈ (جو بیج کا کام دیتا تھا) پر ایک چھوٹا سا سٹکر چسپاں کر دیا جاتا تھا۔ مارکی کے اگلے سرے پر بہت بڑا اسٹیج بنایا گیا تھا۔ اس طرح Marquee کے کسی حصے میں بھی بیٹھے ہوئے تمام سامعین و حاضرین Podium (Speaker`s Desk) پر حضور انور اور دوسرے مقررین حضرات کو بخوبی دیکھ اور سن سکتے تھے۔

سٹیج کے پاس ہی گرین ایریا تھا اور قریب ہی ایک بہت بڑی T.V سکرین نصب تھی جس پر خطاب کے دوران حضور ایدہ اللہ الودود اور دوسرے مقررین حضرات کی بہت ہی نمایاں اور Enlarged تصویر مارکی کے ہر حصہ سے بخوبی نظر آتی تھی۔ اس طرح سے حضور کے پرنور چہرے کو جی بھر کر دیکھنے کا موقع بھی میسر اور نظر نواز تھا۔

کھانے اور دوسری سہولتیں

تمام شرکائے جلسہ، ڈیوٹی کارکنان اور مہمانان خصوصی سب کے لئے اپنی اپنی جگہ کھانے کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔ کھانا اسلام آباد (ٹلفورڈ) کے لنگر خانے سے تیار ہو کر جلسہ گاہ اور مہمانوں کی دوسری فرود گاہوں میں پہنچایا جاتا تھا۔ پینے کے پانی اور دوسرے استعمال مثلاً وضو وغیرہ کے لئے وافر پانی کا انتظام موجود تھا۔ لائٹ کا بندوبست بھی بہت عمدہ تھا نیز مختلف مہمانوں کو لندن کے مختلف علاقوں میں لے جانے کے لئے Transport کی سہولت بھی مہیا کی گئی تھی۔

کچھ دوسرے انتظامات

Rush Moor Arena میں مین جلسہ گاہ سے کچھ ہٹ کر Tents کی صورت میں کئی اور چھوٹی چھوٹی Marquees نصب تھیں۔ جن میں شرکائے جلسہ کی معلومات، سہولت اور دلچسپی کے لئے کئی اہم شعبے کام کر رہے تھے۔

مثلاً شعبہ سمعی و بصری جہاں پر سلسلہ کی ہر طرح کی ویڈیو اور آڈیو Cassettes خریدی جا سکتی تھیں۔ اس طرح دفتر معلومات، پریس، بازیافتہ و گمشدہ اشیاء کا دفتر، خدام الاحمدیہ کا سٹال وغیرہ شامل تھے۔ انہی خیمہ جات میں ایک خیمہ بک سٹال کا بھی تھا۔ جہاں پر اردو، انگریزی اور عربی، زبانوں میں سلسلہ عالیہ کی اہم اور بیش فائدہ کتب اور معلوماتی لٹریچر دستیاب تھا نیز کئی احمدی مصنفین کی ذاتی کتب بھی برائے فروخت موجود تھیں۔ یہ ساری کتب شرکاء جلسہ کی خصوصی توجہ اور دلچسپی کا باعث بنیں۔

اس بار جلسہ کی تقاریر کے رواں ترجمہ کا انتظام بہت سی زبانوں میں کیا گیا تھا۔ جلسہ سالانہ کی تقاریر اور دوسری قیمتی معلومات پر مشتمل جماعت یو۔ کے نے جو دیدہ زیب کتابچہ شائع اور تقسیم کیا تھا اس میں مندرجہ ذیل زبانوں میں ترجمہ کی سہولت کا ذکر کیا گیا تھا۔ 1۔ انگریزی۔ 2۔ فرانسیسی۔ 3۔ جرمن۔ 4۔ عربی۔ 5۔ بوسنین۔ 6۔ انڈونیشین۔ 7۔ روسی۔ 8۔ ترکی۔ 9۔ سپینش۔

"ریڈیو جلسہ" کی منفرد نعمت

اس بار ایک خصوصی نعمت "ریڈیو جلسہ" کا بھی تجربہ ہوا۔ جماعت کی طرف سے اس ریڈیو کا خصوصی انتظام ایام جلسہ کے لئے کیا گیا تھا۔ اس کی Frequency تھی FM877۔ اس ریڈیو کا جو عظیم فائدہ خاکسار نے محسوس کیا وہ یہ تھا کہ اگر آپ کسی مجبوری کی وجہ سے مثلاً رستے میں ٹریفک رش یا پارکنگ لاٹ میں موزوں جگہ نہ ملنے کے باعث جلسہ گاہ میں بروقت نہیں پہنچ سکے تو جلسہ گاہ کے قریبی علاقہ میں ہم لوگ اپنی کار کے ریڈیو پر جلسہ گاہ میں ہونے والی تقاریر وغیرہ صاف سن سکتے تھے۔

حضور انور کی اختتامی تقریر اور دعا کے بعد جب ہم جلسہ یو۔ کے میں شریک افراد خانہ گاڑی میں بیٹھ کر واپس گھر کے لئے روانہ ہوئے تو عزیز فرخ راجا نے "ریڈیو جلسہ" کا پروگرام ON کر دیا۔ اس وقت ہمارے خدام اناؤنسرز نہایت ہی پر اثر اور پرخلوص انداز میں جلسہ سے واپس اپنے گھروں اور ملکوں کو لوٹنے والے مہمانوں کو بھرپور دعائیہ کلمات کے ساتھ الوداع کہہ رہے تھے اور بار بار پیغام دے رہے تھے کہ احباب نہایت احتیاط اور توجہ سے ڈرائیونگ کریں اور اگر لمبے سفر کے دوران تھکن یا نیند محسوس کریں تو گاڑی ایک طرف روک کر ضرور کچھ آرام اور نیند کر لیں تاکہ خدانخواستہ کسی حادثاتی صورت حال سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

نوٹ:۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں Services یا پیٹرول سٹیشن پر گاڑی پارک کرنے اور آرام وغیرہ کرنے کی سہولت میسر ہوتی ہے۔

خوشگوار حیرت

ریڈیو جلسہ کا ایک اور دلچسپ Item یہ تھا کہ ساتھ ساتھ رخصت ہونے والے عازم سفر مہمانوں کے تشکر آمیز اور دعائیہ پیغامات بھی ریڈیو سے پڑھ کر سنائے جا رہے تھے گویا کہ ریڈیو جلسہ اور سامعین دونوں کی طرف سے نہایت ہی پاکیزہ اور مخلصانہ جذبات اور دعا بھرے پیغامات نشر ہو رہے تھے۔ اس وقت ہمیں بے حد خوشگوار حیرت ہوئی جب اچانک ریڈیو جلسہ سے اس مفہوم کا پیغام نشر ہوا کہ محمد فرخ راجا اپنی طرف سے اور اپنے فیملی ممبرز کی طرف سے ریڈیو جلسہ کی خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور تمام جماعت عالمگیر کو کامیاب اور ایمان افروز جلسہ سالانہ کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ تب ہمیں معلوم ہوا کہ گاڑی چلاتے ہوئے عزیزم محمد فرخ راجا نے اپنے Mobile پر خاموشی سے "ریڈیو جلسہ" کو پیغام تحریر کر دیا تھا جو انہوں نے وصول کر کے نشر کر دیا۔ تو یہ چند ایک برکات ریڈیو جلسہ کی تھیں جن کا ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ مشاہدہ اور تجربہ کیا۔

دیس بدیس کے لوگ

خوشنما ملبوسات میں

جلسہ سالانہ برطانیہ کا ایک نہایت ہی پیارا منظر دنیا بھر سے احمدی پروانوں کا وسیع پیمانے پر شمع احمدیت کے گرد اجتماع تھا۔ یہ عاشقان احمدیت یورپ کے مختلف ممالک ہندو پاک اور جنوبی ایشیا کے دوسرے ممالک کے علاوہ مڈل ایسٹ، افریقہ، امریکہ غرضیکہ دنیا کے مختلف ملکوں اور خطوں سے پروانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔ خاکسار کو یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ پاکستانی لباس (شلوار قمیص) دوسرے ممالک کے احمدیوں میں بھی مقبول ہے۔ خاکسار نے خاص طور پر یورپ اور افریقہ سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کو اس لباس میں دیکھا جو انہیں بہت سج رہا تھا۔ کچھ عرب دوستوں کو ان کے قومی لباس میں دیکھ کر بھی دل بہت خوش ہوا۔

جماعت عالمگیر کو دو عظیم

خوشخبریاں

جلسہ کے تینوں دن حضور ایدہ اللہ الودود کے روح پرور ایمان افروز خطابات سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے MTA کی برکت سے یہ خطابات دنیا بھر کے احمدیوں نے سنے اور دیکھے۔ یہاں جلسہ کے دوسرے اور تیسرے روز کے خطابات کے دوران حضور انور کی طرف سے بیان فرمودہ دو عظیم خوشخبریوں اور خدا کی نعمتوں کو بار بار دہرانے کو جی چاہتا ہے۔ اول اللہ تعالیٰ کا جماعت پر یہ عظیم احسان کہ اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے کوئی گیارہ میل کے فاصلے پر 210 ایکڑ (تقریباً سوا آٹھ مربع زمین) خریدنے کا عمل تقریباً مکمل ہو چکا ہے۔ گویا "رش مورارینا" کے رقبہ سے قریباً دگنی جگہ جماعت بفضلہ تعالیٰ حاصل کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وسیع رقبہ میں چند عمارتیں بھی بنی ہوئی ہیں اور اس کی قیمت تقریباً 25 لاکھ پاؤنڈ ہے۔ (25 کروڑ روپے پاکستانی سے کچھ زائد)

دوسری خوشخبری حضور نے یہ بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے اب MTA کے پروگرام Mobile کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جا سکیں گے۔ یعنی پہلے تو MTA گھر گھر پہنچا ہوا تھا اب بفضلہ تعالیٰ دم بدم ہمارے ساتھ ہوگا۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

5 اگست 2005ء کا تاریخی خطبہ

جلسہ سالانہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ رفیع الشان بیت الفتوح میں پڑھائی۔ یہ خطبہ عظیم الشان تاریخی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں "شکر کی ادائیگی" پر زور تھا۔ حضور ایدہ اللہ الودود نے قرآن کریم کا یہ ارشاد سنایا کہ

اگر تم شکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ زیادت اور بڑھوتری فرمائے گا۔حضور نے وضاحت سے فرمایا کہ جلسہ سالانہ امسال اسلام آباد (ٹلفورڈ) کی بجائے نئے مقام Rush Moor Arena (رش مورارینا) میں منعقد کیا گیا تھا اور نئی جگہ کی وجہ سے بعض دقتیں بھی درپیش تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے یہ اجتماع اور اس کے پروگرام نہایت کامیاب اور شاد کام رہے۔حضور نے فرمایا کہ پانی وغیرہ کی کمی کا مداوا خود ہی متعلقہ Body نے کر دیا۔

سب پر شکرانہ واجب ہے

حضور نے اپنے 5/اگست 2005ء کے خطبہ جمعہ میں دنیا بھر کے احمدیوں کو جنہوں نے جلسہ سالانہ یو۔کے میں خود حاضر ہو کر براہ راست پروگرام سننے یا پھر اپنے اپنے ملک میں MTA کے ذریعے دیکھے اور سنے تلقین فرمائی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان پر شکر بجا لاویں۔ پھر حضور نے ان چھوٹے بڑے کارکنان جلسہ کے لئے اظہار خوشنودی فرمایا جنہوں نے جلسہ کے مصروف ایام میں دل وجان سے مہمانوں کی خدمت انجام دی یا دوسری ڈیوٹیاں بڑی جانفشانی سے ادا کیں۔حضور ایدہ اللہ الودود نے ان سب مخلصین کا خود بھی شکر ادا کیا جس پر سب کارکنان و سامعین کے دل خوشی اور تشکر سے بھر گئے۔چونکہ خطبے کا مرکزی نقطہ شکر ادا کرنا تھا۔اس لئے حضور جوں جوں وضاحت فرماتے گئے ہم سامعین خطبہ حضور کے شکر سے لبریز بیان پر زیر لب الحمدللہ۔الحمدللہ پڑھتے رہے۔حضور نے حکومت کی طرف سے ڈیوٹی پر تعینات پولیس اور دوسرے سیکیورٹی اہلکاروں کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے بڑی ذمہ داری سے اپنے فرائض نبھائے۔یہ بھی دین حق کا اعجاز ہے کہ ہر اچھائی اور نیکی کا سلوک کرنے والے کا مشکور وممنون ہونے کی خوبصورت تعلیم عطا کی۔حضور انور نے اس حدیث پاک کا بھی ذکر فرمایا جس میں فرمایا گیا ہے کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا بھی حق ادا نہیں کر سکتا۔حضور نے یہ دلچسپ بات بھی بیان فرمائی کہ پولیس اور دوسرے سیکیورٹی اہلکار ہمارے ڈیوٹی پر متعین نوجوانوں کے تعاون اور مستعدی سے اس قدر متاثر تھے اور ان والنٹیئرز کی وجہ سے وہ خود اپنی ڈیوٹی کو اتنا ہلکا پھلکا محسوس کرتے تھے کہ انہوں نے خود یہ خواہش ظاہر کی کہ ابھی سے ان (اہلکاروں) کی اگلے سال کے جلسہ کے لئے ڈیوٹی لگوالی جائے۔وہ لوگ اس بات پر بہت حیران اور خوش تھے کہ جماعت اپنی امن پسندی اور نظم وضبط کی نمایاں خصوصیات کی بنا پر دوسری مذہبی جماعتوں سے یکسر منفرد اور ممتاز ہے۔

حضور نے مختلف ممالک کے Electronic Media (ٹی وی۔ ریڈیو) اور Print Media (اخبارات ورسائل) کا بھی بڑی خوشنودی سے ذکر کیا جنہوں نے جلسہ برطانیہ کی بہت عمدہ اور واضح رپورٹنگ اپنے سامعین و ناظرین کو مہیا کی۔اس میں برطانیہ، کینیڈا، امریکہ اور سپین وغیرہ کا میڈیا شامل تھا۔انہوں نے یہ حقیقت بھی اپنے سامعین وناظرین تک پہنچائی کہ اس وقت دین حق کی پرامن اور انسانیت دوست تعلیم پر عمل کرنے والی واحد جماعت یہی جماعت احمدیہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا یہ اعلان اب دنیا بھر میں جماعت عالمگیر کی پہچان اور امتیازی Slogan بن گیا ہے۔

Love for all hatred for none

عشق کی سوزشیں بڑھا جنگ کے شعلوں کو دبا
پانی بھی سب طرف چھڑک آگ بھی تو لگائے جا
(کلام محمود)

تحریر: محمد الیاس خان صاحب — انگریزی سے ترجمہ: اقبال انجم صاحب

بچوں کی پرورش میں والدین کا کردار

محمد الیاس خان صاحب، شعبہ تعلیم و ریسرچ، پشاور یونیورسٹی، ڈان 28/اگست 2005ء میں رقمطراز ہیں:۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ والدین ایک بچے کی زندگی میں بہت اہم، فیصلہ کن اور بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہی اس بچے کے اس دنیا میں لانے کا باعث بنتے ہیں اور ان کی یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچے کی زندگی کی تعمیر و ترقی میں مددگار رہوں۔

ایک بچے کا خاندانی پس منظر، معاشی، معاشرتی اور نفسیاتی ماحول اس کے کردار کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ جو والدین اپنے بچوں کے بارہ میں بخوبی جان جاتے ہیں اور انہیں ایک سازگار ماحول مہیا کرتے ہیں۔ وہ انہیں ایک کامیاب اور بھرپور زندگی گزارنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کے برخلاف جو والدین ان خصوصیات کے حامل نہیں ہوتے وہ اپنے بچوں کی شخصیت پر نقصان دہ اور پوری زندگی پر محیط اثرات کے ذمہ دار بن جاتے ہیں۔

بہت سے پہلو ایسی حالت پر منتج ہو سکتے ہیں جہاں والدین اور ان کا رویہ ان کے بچوں کے لئے انتہائی ضرر رساں ثابت ہو سکتا ہے۔ اس بات کا انحصار والدین کی تعلیم، شعور کے معیار، ان کی معاشرتی و معاشی حالت اور اس ماحول پر بھی ہے جس میں انہوں نے خود پرورش پائی۔

یہ تمام نکات والدین کے رویے کو بنانے میں بہت اہم ہیں۔ اکثر وہی والدین اپنے بچوں سے ناروا سلوک کرتے ہیں جن کے ساتھ ان کے والدین نے ایسا سلوک کیا۔ ایسے لوگ صرف رسمی انداز میں سوچتے ہیں، جو سوچ انہوں نے اپنے والدین سے لی۔ مثلاً ان کا یہ خیال تھا کہ ''اگر تم نے ڈنڈا استعمال کرنا چھوڑ دیا تو اپنی اولاد کو ضائع کر دیا''۔ بچوں سے صاف گوئی اور دوستی ان کے لئے ناقابل قبول ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس سے بچہ غیر منظم اور قابو سے باہر ہو جائے گا۔

پھر ایسے والدین بھی ہیں جو معاشرے کے انتہائی نچلے معاشی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے لئے زندگی کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنا ہی ایک مستقل جدوجہد ہے۔ ان حالات میں ان کے لئے اپنے بچوں کے ساتھ محبت اور اچھے برتاؤ سے پیش آنا اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں والدین اور بچوں کے درمیان تعلقات انتہائی کمزور ہو جاتے ہیں اور بچے کی شخصیت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

یہ والدین کے لئے کسی طرح جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی محرومیوں کا اثر اپنے بچوں پر ڈالیں۔

لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ بہت سے والدین باوجود زندگی کی تمام سختیوں کے اپنے بچوں میں مسکراہٹیں بکھیرتے ہیں اور انہیں زندگی کی بہترین آسائشیں مہیا کرتے ہیں۔ ایسے والدین جانتے ہیں کہ زندگی کی مشکلات سے کیسے نمٹا جاتا ہے اور اپنے بچوں کو ان سے کیسے دور رکھنا ہے۔

تاہم معاشرتی اور معاشی پہلو ہی بچے کی شخصیت پر اثر نہیں کرتے بلکہ والدین کا مزاج، رویہ اور کردار بھی ان پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔

ایک محبت بھرا، پُرجوش اور شائستہ رویہ بچوں پر مثبت نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ جو والدین اپنے بچوں کا خیال رکھنے والے، ان کے لئے حساس اور نظر رکھنے والے ہوتے ہیں وہ ان کے بہترین استاد ہوتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ والدین اپنے بچوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ تمام بچے ایک جیسے نہیں ہوتے، ان کے مختلف مزاج اور سوچ ہوتی ہے۔ بچوں کو ان کے حالات کے مطابق مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کچھ بچے بہت حساس ہوتے ہیں اور انہیں والدین کے رویے میں ذرا سی تبدیلی کا بھی پتہ چل جاتا ہے۔ ایسے بچوں کے ساتھ والدین کو اور بھی زیادہ محتاط ہونا چاہئے۔

بچے اپنے والدین سے محبت، احترام اور توجہ چاہتے ہیں۔ بدقسمتی سے اکثر بچے ایسے ہوتے ہیں جن کے والدین اس اعلیٰ معیار پر پورے نہیں اترتے۔

اکثر اوقات جب والدین اپنے بچوں کی ان نفسیاتی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے اور اوپر سے ڈانٹ ڈپٹ ان کے درمیان جدائی ڈال دیتی ہے۔ والدین کو یہ سمجھنا چاہئے کہ بچے بڑوں کی طرح نہیں بن سکتے اور نہ ہی ان سے ایسے امید کرنی چاہئے۔

بچے کی ابتدائی زندگی کے ایام اس کے اور اس کے والدین کے درمیان تعلقات کی استواری کے لئے بڑے اہم ہوتے ہیں۔ یہ تعلقات اور ماحول بچے کے کردار کی تعمیر اور بعد کی پختگی کے لئے بہت ہی اہم ہیں۔ جن بچوں کو اس عمر میں پیار ملتا ہے وہ اپنے والدین سے زندگی بھر پیار اور احترام کے رشتے میں پروئے رہتے ہیں۔ ان کی شخصیت متوازن اور سوچ مثبت ہوتی ہے اور ان میں اعتماد ہوتا ہے۔ جس کی بناء پر وہ زندگی کے چیلنجوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور ہمیشہ پُراعتماد رہتے ہیں۔ یہ کس طرح ہوگا مثلاً کوئی تعریفی کلمہ، ایک مسکراہٹ، تھپکی، پیار، گلے لگالینا یا ایسی ہی کوئی چیز مگر یہ آپ کے بچے میں اعتماد اور عزت نفس پیدا کرے گا۔ مگر لاتعلقی، سردمہری وغیرہ متضاد نتائج پیدا کریں گے۔

اچھا کام کرنے پر بچے کی تعریف کرنا کردار کی تعمیر میں زیادہ مؤثر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ کوئی غلط کام ہونے پر ڈانٹا جائے۔

کچھ والدین غلطی پر تو بہت ڈانٹتے ہیں مگر اچھے کام پر کوئی حوصلہ افزائی بھی نہیں کرتے، یہ غیر متوازن رویہ بھی بہت ہی برے اثرات کا حامل ہے۔

میرے ایک دوست کا اسی قسم کا مسئلہ ہے۔ ان کے تعلقات اپنے والد سے کبھی بھی اچھے نہیں رہے۔ باوجود نہایت کوشش کے نتیجہ الٹ ہی نکلا۔ مزید گفتگو پر یہ بات کھلی کہ ان کا رویہ اپنے بیٹے سے ہمیشہ سردمہر تھا حتیٰ کہ ان کے بچپن سے۔ انہوں نے اپنے بچپن کا ایک واقعہ بتایا، جب وہ سات سال کے تھے کہ ایک دن وہ اور ان کے چچازاد کافی دیر تک گھر نہ آئے۔ میرے والد اور چچا ہمیں کافی دیر تک ڈھونڈتے رہے۔ رات ہو گئی اور سب لوگ بہت پریشان تھے۔ آخر ہم انہیں مل گئے۔ میرے چچا نے تو اپنے بیٹے کو دیکھتے ہی اسے خوشی سے اپنے سینے سے لگا لیا، اسے پیار کیا، لیکن میرے والد نے ایسا کچھ نہ کیا اور میں اپنے آپ کو بہت ہی غیر ضروری اور بے عزت محسوس کرنے لگا اور والد صاحب کے اس رویے کو سمجھ نہ سکا۔

میرے والد مجھے چھوٹی چھوٹی باتوں پر مارتے اور مجھے میرے فارغ اوقات میں بھی کھیلنے نہ دیتے اور نہ ہی میرے ساتھ کسی خوشی میں شریک ہوتے۔

یہی وجہ تھی کہ میں ان سے کبھی کوئی بات نہ پوچھ سکا۔ اسی کے نتیجے میں میں ایسے بچوں سے حسد کرتا جن کے والد ان سے پیار کرتے۔

اس دوست نے مجھے بتایا کہ میرے ساتھ کئی مرتبہ جسمانی اور جنسی تشدد بھی ہوا مگر میں اپنے والد کو بتا نہ سکا کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ہی قصوروار ٹھہرائیں گے۔

ہم میں سے ہر ایک یقین سے کہہ سکتا ہے کہ یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے۔ بہت بڑی تعداد میں ہمارے ملک میں ایسے بچے اس حالت میں موجود ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کے پیارے والدین ان کی اس حالت کے ذمہ دار ہیں۔

ماخوذ

انسانی جسم میں پانی کی ضرورت

پانی انسانی بقا کا لازمی جزو ہے۔ اس کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن ہے۔ چاہے دن کا کوئی بھی حصہ ہو، کھانے سے پہلے یا بعد کا دورانیہ ہو، اس کی ضرورت ہروقت ہرکسی کو رہتی ہے۔ انسانی جسم کا 75 فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ ایسے میں یہ اندازہ لگانا قطعاً مشکل نہیں کہ جسم کو اپنے افعال کی بجا آوری کے لئے اس کی ضرورت کس قدر ہے لیکن بعض اوقات جسم میں آب وہوا اور جسمانی کمزوریوں کے باعث پانی کی کمی واقع ہوجاتی ہے۔ آپ کی انگلیاں سوجی ہوئی محسوس ہوتی ہیں اور زائد پانی کے اخراج میں بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بالخصوص رمضان المبارک کے مہینے میں اس قسم کی صورت حال درپیش رہتی ہے۔

ویسے تو ہر صنف کے افراد کے لئے پانی کی اہمیت یکساں ہے۔ لیکن خواتین اور لڑکیوں کی ضرورت مرد حضرات کی بہ نسبت تھوڑی زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ان کی جسمانی ضروریات و افعال ہیں جس کے باعث ان کا جسم دیگر افراد کے بہ نسبت 10 سے 15 فیصد زائد پانی کا متقاضی ہوتا ہے۔

رمضان المبارک میں چونکہ دن بھر اپنی بھوک اور پیاس کو قابو کرنے کی مشق کی جاتی ہے۔ اس صورت میں اکثر پانی کی کمی کے مسائل کا سامنا رہتا ہے۔ تاہم اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہ ایسی ہیں جن سے عموماً پانی کی کمی کا مسئلہ مختلف عمر کے افراد بالخصوص خواتین کو درپیش رہتا ہے۔ ہمارا جسم ایک متوازن نظام کے تحت اپنے افعال سرانجام دیتا ہے، تاہم بعض دفعہ اس کے افعال متاثر ہوکر پانی کے اخراج کو ناممکن بناتے ہیں۔ اس کے متاثر ہونے کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

سوڈیم اور نمک سے بھرپور غذائیں

بہت زیادہ نمک اور سوڈیم سے بھرپور غذائیں جسم میں نمک کے مخصوص تناسب کو بڑھا دیتی ہیں۔ جس کے باعث جسم کے افعال متاثر ہوتے ہیں اور مختلف ٹشوز (نسیجے) کی پانی کے اخراج کی صلاحیتیں مفلوج ہوجاتی ہیں، اس کے باعث ہر عمر کے فرد میں پانی کی کمی واقع ہوجاتی ہے۔

دل کے امراض

ایسے افراد جو دل کے مختلف امراض کا شکار ہیں۔ وہ پانی کی کمی کا شکار ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان میں عموماً دل کے مریضوں کو نازک حالت میں روزے سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔

گردے کی تکلیف

گردے کے افعال کی خرابی بھی جسم میں پانی کے اخراج کے ساتھ پانی کی کمی کے مسائل کا باعث بنتی ہے۔ اگر گردے اپنے افعال صحیح طور پر سرانجام نہ دیں تو جسم میں موجود نمک، پانی جذب کرلیتا ہے، جس سے جگر کے افعال بھی بری طرح متاثر ہوکر ٹیومر کا باعث بنتے ہیں۔ اس سے بعض اوقات جسم کے مختلف حصوں میں سوجن آجاتی ہے۔

بعض ادویات کا استعمال

مختلف ادویات مثلاً نیند آور گولیاں اکثر جسم کے افعال کو بگاڑنے کا موجب بنتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسی ادویات براہ راست گردے کے افعال پر اثرانداز ہوکر سوڈیم کی مقدار کو جسم میں بڑھا دیتی ہیں۔

پانی کی کمی کو کیسے پورا کیا جائے

ماہرین کی رائے میں مندرجہ ذیل احتیاطیں پانی کی کمی کو پورا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

سوڈیم کی مقدار میں کمی

جتنا ہوسکے سوڈیم سے بھرپور غذائیں کم مقدار میں استعمال کریں، ہمارے جسم کو روزانہ تقریباً 2000 ملی گرام (ایک چائے کا چمچ) نمک کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ مسالوں سے بھرپور غذاؤں اور چٹنیوں سے بالخصوص رمضان کے مہینے میں اجتناب کیا جائے۔ اس کے لئے تیارشدہ دستیاب اشیاء اور ریفریجریٹر میں کافی عرصے سے محفوظ غذاؤں کو کم سے کم استعمال کیا جائے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ افطاری کے وقت خاص طور پر زائد نمک سے بھرپور غذاؤں کو چھوڑ کر پھلوں اور سبزیوں پر مشتمل غذائیں کھائی جائیں۔

پوٹاشیم کا استعمال بڑھایا جائے

جسم کے مکمل افعال اور پانی کے بہاؤ کو قابو میں رکھنے کے لئے پوٹاشیم اور سوڈیم مشترکہ طور پر اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور ان دونوں کا توازن تمام افعال کو بھی متوازن رکھتا ہے۔ جسم میں پوٹاشیم کی کمی سے فشار خون اور پانی کی کمی کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر پوٹاشیم کی مقدار کو 5000 ملی گرام تک بڑھا دیا جائے تو پانی کی کمی کو پورا کیا جاسکتا اور پوٹاشیم کو سبزیوں اور پھلوں کے استعمال سے رمضان کے مہینے میں بالخصوص بڑھایا جاسکتا ہے۔

کیلشیم کو استعمال کریں

ماہرین کے مطابق اگر غذا میں 1000 ملی گرام کے لگ بھگ کیلشیم روزانہ شامل کرلی جائے تو کبھی پانی کی کمی کے مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ بالخصوص دودھ پر مبنی اشیاء بہترین نعم البدل ثابت ہوتی ہیں۔

وٹامن بی 6

وٹامن بی 6 جسم سے فاضل ہارمونز کے اخراج کے علاوہ جسم اور سر کی تکالیف اور موٹاپے سے نجات میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ یہ مرغی، دودھ، مچھلی، سویا بین، کیلے، اناج، گندم، دلیہ، گوشت اور کلیجی میں وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔

کم غذا کا استعمال

کم غذا نہ صرف آپ کو صحت مند رکھتی ہے بلکہ ہر قسم کی بیماریوں کا بھی حل ہے، ہر غذا کے دوران کم ازکم 3 گھنٹے کا وقفہ ضروری ہے اور غذا میں نشاستہ سے بھرپور غذائیں استعمال کریں تاکہ جسم خاصی دیر تک بھوک کا تقاضہ نہ کرے، کم لیکن صحت مند غذا کھائیے۔

پانی کا زائد استعمال

پانی کے افعال کی بہتری کے لئے زیادہ سے زیادہ پانی کی ضرورت ہے۔ جتنا زیادہ پانی استعمال کیا جائے گا، اتنا ہی اس کے افعال بھی بہتر ہیں گے۔

روزانہ ورزش کرنا

روزانہ ورزش کرنے سے جسم کا ہر عضو اپنا کام بہتر طور پر متوازن انداز میں کرتا رہتا ہے۔ اس طرح زائد پانی کا اخراج بھی بدرجہ احسن ہوتا رہتا ہے۔ آدھے گھنٹے کی روزانہ ورزش پانی کے افعال کی صحیح انجام دہی میں معاون رہتی ہے۔

پانی زندگی کی بقا کی ضمانت ہے، جس کی کمی کا سامنا رمضان المبارک میں خاص طور پر کرنا پڑتا ہے۔ تاہم احتیاط اور تدبر سے اس کمی کو افطاری وسحری میں پورا کیا جاسکتا ہے جس سے صحت دیگر مہینوں میں بھی تندرستی کی راہ پر گامزن رہتی ہے اور جسمانی افعال بھی متوازن انداز میں انجام پذیر پاتے رہتے ہیں۔

(ماہنامہ رابطہ، اکتوبر 2004ء)

تعارف

احمدیہ گزٹ کینیڈا

جون، جولائی 2005ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 جون تا 5 جولائی 2004ء کینیڈا کا پہلا تاریخی دورہ فرمایا۔ جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے جون، جولائی 2005ء کے شمارہ میں اس مبارک دورہ کی تفصیلات اور ایمان افروز واقعات شائع کئے ہیں۔ دیدہ زیب خوبصورت تاریخی تصاویر نے اس مجلّہ کو خوب سجا کر دلکش بنا دیا ہے زیر تبصرہ ماہنامہ کے کل 360 صفحات ہیں اس کا اردو حصہ 194 صفحات اور انگریزی حصہ 166 صفحات پر مشتمل ہے۔ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ کینیڈا سے خطابات، اور دو خطبات جمعہ (25 جون، 2 جولائی 2004ء) کے مکمل متن۔ دورہ کینیڈا کی ایمان افروز جھلکیاں اور 28ویں جلسہ سالانہ کینیڈا سے متعلق رپورٹس شائع کی گئی ہیں۔

علاوہ ازیں اردو حصہ میں جلسہ سالانہ کی تقاریر ذکر حبیب، قرآن کریم اور علم غیب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق صبر و استقامت، خلافت اور دیگر مضامین نیز جلسہ سالانہ کینیڈا کے بارہ میں مختلف اخبارات ورسائل میں شائع کی جانے والی خبروں کے تراشے بھی شامل اشاعت ہیں۔ انگریزی حصہ میں کینیڈا کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والی بعض اہم شخصیات کے تاثرات اور تقاریر شائع کی گئی ہیں۔

اس مجلّہ کے مطالعہ سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کی ایک جھلک ملتی ہے۔ اس مجلّہ کے مدیر اعلیٰ مکرم حسن محمد خان عارف صاحب اور مدیر ہدایت اللہ ہادی صاحب ہیں جبکہ نگران اعلیٰ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کینیڈا کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ (ع۔س۔خ)

محبت الٰہی

ایک قطعہ عربی حضرت مسیح موعود نے دعویٰ مسیحیت سے کئی برس پیشتر زیب رقم فرمایا۔ جس کا ترجمہ ہے:۔

"میرے لئے میرا خالق، میرا رب، میرا مددگار کافی ہے۔ اے میرے رب، تو حبیب میرا دین بنا دے۔ اے محبوب میری روح تجھ پر فدا ہو۔ مجھے آغوش رحمت میں لے لے اور میرے یقین میں اضافہ فرما۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور ایک بات کہہ ڈالی۔ میری دستگیری فرما اور میرا یقین بڑھا دے۔ (الفضل 28 جنوری 1999ء)

ڈاکٹر بشارت احمد بٹ صاحب کا ذکر خیر

آج میں اپنے والد محترم ڈاکٹر بشارت احمد بٹ صاحب مرحوم (ساکن گلشن راوی لاہور) کے بارے میں کچھ لکھنا چاہتی ہوں۔ میرے والد صاحب 14 ستمبر 2003ء کو 65 سال کی عمر میں مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

والد صاحب مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے ان کو ہمیشہ عبادت اور روزہ کا پابند دیکھا۔ حتی الوسع تہجد کا بھی التزام کرتے۔ تلاوت کے بھی بہت شوقین تھے۔ ہر رمضان میں 6-5 دور ضرور مکمل کرتے۔ بے انتہا مہمان نواز تھے۔ جو بھی گھر آتا چائے پانی کے بغیر جانے نہ دیتے۔ دل کے بے حد سخی تھے ہر طرح سے غریبوں کی مدد کرتے۔ پروقار شخصیت کے مالک اور صفائی پسند تھے۔ عطر کا استعمال ہمیشہ کرتے ان کی زندگی میں ایک باقاعدگی تھی۔ خواہ کہیں جانا ہو یا نہ جانا ہو علی الصبح اٹھتے۔ نہاتے دھوتے شیو کرتے اور کپڑے بدل کر تیار ہو جاتے۔ اسی وجہ سے صحت بہت اچھی تھی۔

طبیعت میں سادگی اور قناعت پسندی تھی۔ کبھی دنیا کی کسی چیز کی حرص نہیں کی۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ دنیا فانی ہے آخرت کا سامان کرتے رہنا چاہئے۔

سب سے نمایاں خوبی ہمارے ابا جان میں خدمت خلق کا جذبہ تھا۔ تقریباً 40 برس سے لوگوں کا مفت ہومیوپیتھک علاج کر رہے تھے۔ اور ادویات بھی بالکل مفت دیتے اور تادم آخر اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ کوئی راہ چلتے بھی مل جاتا تو اسے گھر لے آتے اور دوائی دیتے اور نہ صرف دوائی دیتے بلکہ ہر طرح سے دلجوئی بھی کرتے اور اگر کسی کے متعلق سنتے کہ وہ بیمار ہے۔ تو اسے گھر جا کر بھی دوائی دے آتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ دور دور سے لوگ علاج کے لئے آتے۔

پیشہ آپ کا پرائیویٹ ملازمت تھا۔ سچائی اور دیانت داری کا اصول زندگی کے ہر شعبے پر حاوی تھا۔ انہی اصولوں کے باعث کئی بار ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑے۔ لیکن خدا کے فضل اور اس پر توکل سے فوراً ہی دوبارہ مل جاتی۔

خدا کے فضل سے موصی تھے۔ ہم نے ابا جان کو ہمیشہ چندہ شرح کے مطابق ادا کرتے دیکھا۔ جب تنخواہ آتی تو سب سے پہلے کاغذ پنسل پکڑ کر چندے کا حساب کیا جاتا۔

چند برس اپنے حلقہ کے سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی رہے۔ تعلقات کافی تھے اور مفت علاج کے ذریعہ سے بھی دعوت الی اللہ کا خوب موقع ملتا تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اپنی زندگی ملک میں کرپشن کے خلاف مضامین لکھنے میں صرف کی۔ آپ کی انگریزی بہت اچھی تھی۔ قانون بھی جانتے تھے۔ اس کے باعث اگر کسی نے درخواست لکھوانی ہوتی تو آپ کے پاس آتا تھا۔ آپ اس سلسلہ میں ہر کسی کی ہر ممکن مدد کے لئے تیار رہتے۔

جھوٹ، فریب اور دغابازی سے سخت نفرت تھی۔

گھر کے سامنے ایک میدان تھا جو پارک کی جگہ تھی۔ لیکن کوئی کوشش نہیں کرتا تھا۔ سوسائٹی کا صدر وہ جگہ بیچ کے کھانے لگا تو آپ نے قانونی جنگ لڑی۔ اور اس جگہ کو پارک بنوایا۔ ایک ایک پودا خود پاس کھڑے ہو کر لگوایا۔ پارک کا نام حسان پارک رکھا۔ اور پارک کی دیوار پر حضرت حسانؓ بن ثابت کے اشعار جو آپؓ نے رسول کریمؐ کی وفات پر کہے تھے لکھوائے۔

ہماری والدہ کا 19 سال قبل انتقال ہو گیا تھا۔ ہمیں کبھی والدہ کی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔ ہماری ضروریات کا ہر طرح سے ہمیشہ خیال رکھا شادی سے پہلے بھی اور شادی کے بعد بھی۔ پوتے، پوتی اور نواسے نواسیوں سے بہت پیار کرتے۔ کوئی بیمار ہوتا تو خود دوائی دینے جاتے۔ ابا جان کے گھر کے قریب ہی میرا گھر تھا۔ جب میں کسی بچے کو ڈانٹتی تو وہ اپنے نانا ابو سے شکایت کرنے چلا جاتا۔ ابا جان مجھ سے خفا ہوتے اور بچوں سے کہتے تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہا کرو اور پھر کہنے پر ان کی خواہش فوراً پوری بھی کر دیتے۔

ہم اپنی ہر مشکل اور ہر پریشانی آپ کو بتاتے تھے۔ آپ دعا بھی کرتے اور حوصلہ بھی دیتے اور ہمیشہ اسے دور کرنے کی کوشش کرتے۔ ہماری بہت سی مشکلوں کو آسان کیا۔ آپ کی وفات بعد ہمیں تکالیف اٹھانا پڑیں۔ اور ہم نے آپ کی کمی کو محسوس کیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے ابا جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین ان کی وفات سے ہمارے دل بہت مغموم ہیں۔ ابھی تک ہم صدمے سے نکل نہیں سکے۔ ہم بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا کرے۔ اور ان کے نیک کاموں کو ہمیں جاری رکھنے کی توفیق دے اور جملہ پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین

(ن۔ن۔ب)

واقفین نو کی توجہ کے لئے ایک اہم شعبہ

ہیومن ریسورسز مینجمنٹ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کی طرف گامزن ہے۔ جوں جوں جماعت احمدیہ پھیلتی جا رہی ہے اسی طرح جماعت کو مختلف شعبہ جات میں واقفین زندگی کی ضرورت بھی محسوس ہو رہی ہے۔ یہ ضرورت زیادہ تر واقفین نو میں سے پوری کی جائیں گی۔ وکالت وقف نو وقتاً فوقتاً واقفین نو کی راہنمائی کے لئے مختلف شعبہ جات کا تعارف اور اس کے بارہ میں معلومات روزنامہ الفضل میں شائع کرواتی رہتی ہے تاکہ اس کی روشنی میں ایسے واقفین نو جن کا ان شعبوں کی طرف رجحان ہو وہ متعلقہ ادارہ جات میں داخلہ کے لئے ان سے رجوع کر سکیں۔

اسی سلسلہ میں آج ایک نئے شعبہ ہیومن ریسورسز (Human Resorses) کے بارہ میں معلومات بہم پہنچانا مقصود ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم عزیز احمد عمر بھٹی صاحب کا ایک مفصل مضمون 22 دسمبر 2004ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ مندرجہ ذیل معلومات بہم پہنچانے کے سلسلہ میں بھی ان کی گراں قدر معاونت شامل ہے۔

ہیومن ریسورسز کے شعبہ کو آسان الفاظ میں افرادی قوت کا صحیح اور برموقع استعمال کہا جا سکتا ہے۔ کسی بھی دفتر کے لئے کن کن شعبہ جات میں کتنی افرادی قوت درکار ہے، ان کی کم از کم قابلیت (Qualification) کیا ہونی چاہئے۔ ان کی کیا ذمہ داریاں ہونی چاہئیں، ان کو کیا مراعات دی جانی ضروری ہیں۔ یہ سب کچھ طے کرنا اس شعبہ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ جماعت احمدیہ کے پھیلاؤ کے پیش نظر یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ آئندہ چند برسوں بعد جماعت کو بھی اس شعبہ کے ماہرین کی ضرورت محسوس ہوگی اس لئے مناسب ہوگا کہ جن واقفین نو کا اس طرف رجحان ہو وہ اس شعبہ میں ماسٹر ڈگری حاصل کریں۔

اس سلسلہ میں جو معلومات مل سکی ہیں ان کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ دیگر دنیا میں بے شک یہ شعبہ کافی عرصہ سے اپنا مقام بنا چکا ہے لیکن پاکستان میں تعلیم کے سلسلہ میں ابھی یہ شعبہ نیا ہے جبکہ عملی طور پر بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں، بڑے بڑے کاروباری اداروں اور فیکٹریوں میں یہ شعبہ اپنا مقام بنا چکا ہے اور کوئی اچھا ادارہ ہیومن ریسورسز کے شعبہ کے بغیر نامکمل سمجھا جاتا ہے۔

پاکستان میں صرف پنجاب یونیورسٹی میں ہیومن ریسورسز یا انٹرنیشنل ہیومن ریسورسز میں ماسٹر ڈگری کا پروگرام موجود ہے۔ یہ کورس سمسٹر سسٹم کی صورت میں پڑھایا جاتا ہے۔ اس کورس کے کل چار سمسٹر ہوتے ہیں۔ جبکہ ہر سمسٹر چھ ماہ کا ہوتا ہے یوں کل دو سالہ کورس ہے۔ لیکن مقالہ مکمل ہونے اور رزلٹ آنے تک قریباً اڑھائی سال لگ جاتے ہیں۔

اس میں داخلہ کے لئے پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ انسٹیٹیوٹ آف ایڈمنسٹریٹو سائنسز سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ کے لئے بی۔اے/بی۔ایس۔سی ہونا ضروری ہے۔ مضامین میں سنگل سوشل سائنس یا ڈبل سوشل سائنسز ہونے چاہئیں۔ فریش گریجویٹ کو پہلی ترجیح دی جاتی ہے جبکہ ایک سال قبل بی۔اے کرنے والے دوسری ترجیح پر ہوتے ہیں۔

اوپن میرٹ میں 25 سیٹیں ہیں اور دو سال کی فیس بائیس ہزار روپے ہے جبکہ 15 سیٹیں سیلف فنانس کی ہیں جس کی دو سال کی فیس دو لاکھ روپے ہے۔ اس طرح سیلف سپورٹنگ بعد دوپہر کی کلاسز بھی ہوتی ہیں۔ جن کے لئے 25 سے 50 سیٹیں مختص کی گئی ہیں اور اس کے دو سالہ اخراجات قریباً پونے دو لاکھ روپے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہوسٹل کی سہولت میسر نہیں۔ بی۔اے تک آرٹس کے مضامین پڑھنے والے واقفین نو جو اس شعبہ میں دلچسپی رکھتے ہوں ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ کرے تمام واقفین نو مختلف شعبہ جماعت میں بہترین اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے جماعت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ آمین۔

(وکالت وقف نو)

صفا ومروہ

مکہ میں مسجد حرام کے قریب جنوب کی طرف دو چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں۔ جو اب مسجد حرام میں ہی شامل ہو چکی ہیں۔ صفا، کعبہ کے جنوب مشرق کی جانب باب الصفا سے چند قدم کے فاصلے پر ہے جب کہ مروہ اس کے مقابل میں کعبہ کی دوسری جانب واقع ہے۔ اب یہ ایک گیلری کی صورت میں موجود ہیں۔ حاجی ان گیلریوں میں سعی کرتے ہیں۔ اس گیلری کو ''مسعیٰ'' کہا جاتا ہے۔ مسعیٰ 395 میٹر لمبا جب کہ 20 میٹر چوڑا ہے۔ یہ گیلری دو رویہ ہے جب کہ درمیان میں معذور یا سہارا کے ذریعے سعی کرنے والوں کے لئے علیحدہ راستہ مخصوص کر دیا گیا ہے۔ مسعیٰ کی چھت 12 میٹر اونچی ہے۔ اس گیلری میں ہر 25 میٹر کے بعد سبز رنگ کی لائٹوں والے حصے بنائے گئے ہیں انہیں میلین اخضرین کہتے ہیں جہاں سے دوڑ کر گزرا جاتا ہے جب کہ سفید حصوں میں آہستہ چل کر گزرتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شکریہ احباب

مکرمہ راشدہ تبسم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میرے شوہر محترم میر عبدالرشید تبسم صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ مورخہ 22 راگست 2005ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے بہت سے احباب کی طرف سے بذریعہ ٹیلی فون، ای میل اور خطوط تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ عاجزہ ان سب کی ممنون ہے اور تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہترین جزاء دے اور دعا کی درخواست کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور بچوں کو مرحوم کی اعلیٰ خوبیوں کا وارث بنائے۔

مکرم چوہدری نور احمد صاحب سابق امیر جماعت ضلع تھرپارکر تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ محترمہ امتہ النذیر صاحبہ مورخہ 20 جولائی 2005ء کو بقضاء الٰہی وفات پا گئی تھیں۔ خاکسار ان سب احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ جو خود مل کر یا دوسرے ذریعوں سے شریک غم ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم چوہدری طاہر احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ)

محترم چوہدری طاہر احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم چوہدری حفیظ احمد صاحب مرحوم کے نام ایک مکان 5/8 دارالصدر شمالی رقبہ دو کنال ملکیتی ہے اس کے ورثاء کے نام انتقال کے لئے خاکسار نے دارالقضاء میں درخواست دی تھی جس پر دارالقضاء نے فیصلہ کر دیا ابھی تک کمیٹی آبادی میں یہ انتقال درج نہیں کروایا جا سکا اسی اثناء میں ہماری والدہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ کی وفات ہوگئی ان کے نام اس پلاٹ میں 1/8 حصہ کے مطابق 5 مرلہ وراثتی حصہ ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ مرحومہ والدہ کا 5/8 دارالصدر میں وراثتی حصہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ محترم طاہر احمد صاحب۔ بیٹا
2۔ محترمہ شمیم ناصر صاحبہ۔ بیٹی
3۔ محترمہ شاہدہ سلیم صاحبہ۔ بیٹی
4۔ محترمہ مبشرہ حفیظ صاحبہ۔ بیٹی مرحومہ

ورثاء مبشرہ حفیظ صاحبہ

1۔ محترم چوہدری حنیف احمد صاحب۔ خاوند
2۔ محترم عاصم حنیف صاحب۔ پسر
3۔ محترمہ نادیہ حنیف صاحبہ۔ دختر
4۔ محترمہ سارہ حنیف صاحبہ۔ دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء)

(محترمہ رشیدہ جبیں صاحبہ بابت ترکہ محترم رشید احمد ناصر صاحب مرحوم)

محترمہ رشیدہ جبیں صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم رشید احمد ناصر صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر 6/2 دارالیمن غربی ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ محترمہ رشیدہ جبیں صاحبہ۔ بیوہ
2۔ محترم نصیر احمد خان صاحب۔ پسر
3۔ محترمہ ریحانہ منیرہ صاحبہ۔ دختر
4۔ محترمہ فرحانہ رشید صاحبہ۔ دختر
5۔ محترم لیاقت علی خان صاحب۔ پسر
6۔ محترمہ رضوانہ رشید صاحبہ۔ دختر
7۔ محترم رضوان رشید صاحب۔ پسر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء)

سانحہ ارتحال

مکرم شہزاد احمد گوشی صاحب کمپیوٹر ورلڈ ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے خسر مکرم عبدالرشید خان صاحب سبزہ زار کالونی لاہور مورخہ 14/ اکتوبر 2005ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 62 سال وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن بیت اقصیٰ میں بعد نماز جمعہ مکرم لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید نے پڑھائی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ آپ نے اہلیہ مکرمہ طاہرہ شیریں صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم انعام ربانی صاحب اور مکرم احسان ربانی صاحب اور دو بیٹیاں خاکسار کی اہلیہ مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ اور مکرمہ فائزہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

نظارت تعلیم کے انعامی سکالرشپس کا

Update

نظارت تعلیم کے زیر انتظام میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کے مقابلہ کیلئے مورخہ 10 رنومبر 2005ء تک موصول ہونے والی درخواستوں کے مطابق Update شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات سے درخواست ہے کہ وہ مورخہ یکم اکتوبر 2005ء کے الفضل میں شائع ہونے والے اعلان کے مطابق اپنی اپنی درخواستیں نظارت تعلیم کو ارسال کریں تا کہ ان کو اس مقابلہ میں شامل کیا جا سکے۔

(1) میاں محمد صدیق بانی انعامی سکالرشپ

امتحان میٹرک

نمبر شمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	نمبر فیصدی	بورڈ
1	سائنس گروپ	عطاء الوہاب افضل ابن مکرم محمد افضل صاحب	788/850	92.70%	فیصل آباد
2	جنرل گروپ	بشریٰ انجم بنت مکرم محمد یعقوب صاحب	690/850	81.17%	فیصل آباد

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	نمبر فیصدی	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	حامدہ امجد بنت مکرم امجد احمد صاحب	889/1100	80.81%	فیڈرل
2	پری میڈیکل	کامران داؤد ابن مکرم ڈاکٹر محمد داؤد احمد صاحب	975/1100	88.63%	ملتان
3	جنرل گروپ	عطیۃ الحیٰ بنت مکرم ذوالقرنین صاحب	873/1100	79.36%	گوجرانوالہ

(2) صادقہ فضل سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	نمبر فیصدی	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	اسامہ حیات ابن مکرم حافظ محمد حیات صاحب	879/1100	79.90%	فیصل آباد
2	پری انجینئرنگ	رضوان ناصر ابن مکرم ناصر احمد صاحب	878/1100	79.81%	فیصل آباد
3	پری میڈیکل	بشریٰ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب	969/1100	88.09%	کراچی
4	پری میڈیکل	جویریہ صفی بنت مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب	949/1100	86.27%	فیڈرل
5	جنرل گروپ	منصور احمد ضیاء ابن مکرم مبارک احمد ضیاء صاحب	869/1100	79.00%	فیصل آباد

(3) خورشید عطاء سکالرشپ

امتحان انٹرمیڈیٹ

نمبر شمار	گروپ	نام طالب رطالبہ علم	حاصل کردہ نمبر	نمبر فیصدی	بورڈ
1	پری انجینئرنگ	مشہود احمد ابن مکرم شمیم احمد صاحب	862/1100	78.36%	لاہور
2	پری میڈیکل	محمد داؤد سلیم ابن مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب	937/1100	85.18%	فیصل آباد
3	جنرل گروپ	رابعہ کنول بنت مکرم نصیر احمد صفدر صاحب	824/1100	74.90%	فیصل آباد
4	جنرل گروپ	فریحہ افضل بنت مکرم راجہ محمد افضل صاحب	815/1100	74.09%	فیصل آباد

ضروری نوٹ: اس سے زیادہ نمبر موصول ہونے کی صورت میں یہ Update تبدیل ہو جائے گا۔

ملکی اخبارات سے خبریں

بین الاقوامی امداد حوصلہ افزا نہیں ۔اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ پاکستان میں زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کی بحالی کے لئے دی گئی بین الاقوامی امداد حوصلہ افزا نہیں۔ متاثرہ علاقوں میں حالات تشویشناک ہیں۔تعمیرنو کے لئے وسائل کی شدید ضرورت ہے عالمی برادری نے سونامی کے لئے امداد کا 80 فیصد حصہ 10 دن میں فراہم کردیا تھا لیکن پاکستان میں اس عرصہ میں صرف 12 فیصد امداد مل سکیہے۔ موت کی ایک اور لہر آ سکتی ہے۔ 19 نومبر کو ڈونرز کانفرنس میں مزید امداد کی اپیل کریں گے۔

متاثرہ علاقوں میں بارش اور برفباری۔ زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں بارشوں اور برفباری کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ بارشیں مظفرآباد، باغ، چکوٹھی، کاغان، نیلم، بالاکوٹ اور دیگر علاقوں میں ہو رہی ہیں۔مزید بارشوں کی پیشگوئی کی گئی ہے۔کشمیر اورناران کی چوٹیوں پر برفباری شروع ہوگئی ہے اور ان علاقوں میں سردی کی لہر داخل ہوگئی ہے کئی افراد کھلے آسمان تلے سرد راتیں بسر کرنے کی وجہ سے جاں بحق ہوچکے ہیں۔

عمان میں خودکش حملہ سے 70 ہلاک۔ اردن کے دارالحکومت عمان کے 3 ہوٹلوں میں خودکش حملوں کے نتیجہ میں 70 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔ جبکہ 300 زخمی ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں 11 غیرملکی اور فلسطینی انٹیلی جنس کے سربراہ بھی شامل ہیں۔ امریکہ، سعودی عرب سمیت کئی عرب ممالک میں ہائی الرٹ کردیا گیا ہے اور سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کرلیا گیا ہے اردن کی زمینی سرحدیں غیرمعینہ مدت کے لئے منسوخ کردی گئی ہیں اور کوفی عنان نے اردن کا دورہ منسوخ کردیا ہے۔

ریلوے کرایوں میں اضافہ ۔پاکستان ریلوے کے حکام تیل اورڈیزل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیش نظر ریلوے کے کرایوں میں 5 سے 6 فیصد تک اضافہ کررہے ہیں تاکہ ریلوے کا بجٹ متوازن رہ سکے۔سمری فیصلہ کے لئے وزیراعظم کو بھجوادی گئی ہے۔

معیشت متاثر نہیں ہوگی ۔وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ زلزلہ سے معیشت متاثر نہیں ہوگی۔ آئندہ ایک ماہ میں 20۔ ارب روپے متاثرین میں تقسیم کئے جائیں گے۔

کراچی میں شدید دھند ۔کراچی میں شدید دھند کے باعث معمولات زندگی بری طرح متاثر رہے۔ ایئرپورٹ 6 گھنٹے تک بند کر دیا گیا۔ بین الاقوامی پروازایں نہ اترسکیں۔

پرواز کا نیا عالمی ریکارڈ۔پی آئی اے کے بوئنگ 777 طیارے نے ہانگ کانگ سے لندن تک مسلسل 23 گھنٹے پرواز کرکے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ دوران پرواز بحرالکاہل ، براعظم شمالی امریکہ اور بحراوقیانوس عبور کیا۔مسافروں نے 2 بار طلوع آفتاب دیکھا۔ایئربس 340 اور بوئنگ 747 کا ریکارڈ بھی ٹوٹ گیا۔طیارے نے آواز کی رفتار سے چند درجے کم پراڑتے ہوئے عالمی فضائی روڈ کے برعکس راستہ اختیار کرکے نئی تاریخ رقم کی۔

مصنوعی اعضاء ۔عالمی بینک اور بھارت زلزلہ سے معذور ہونے والے افراد کو مصنوعی اعضاء لگانے میں مدد دیں گے۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق 15 ہزار سے زائد متاثرین معذور ہوچکے ہیں۔ جنہیں مصنوعی اعضاء لگانے پر 5 کروڑ خرچ ہوں گے۔ پاکستان میں 3 سرکاری ادارے مصنوعی اعضاء بنا سکتے ہیں۔ پاؤں کی ساخت پر ملکی قیمت 2000 روپے اور غیرملکی قیمت 8500 روپے، گھٹنے سے پاؤں تک ملکی قیمت 400 روپے اور غیرملکی قیمت 40 سے 45 ہزار روپے، مکمل ٹانگ ملکی قیمت 0 600 روپے اور غیرملکی قیمت 70 ہزار سے ایک لاکھ روپے۔ ہاتھ کی ملکی قیمت 2500 روپے اور غیرملکی قیمت 10 ہزار روپے جبکہ مکمل بازو کی ملکی قیمت 7000 اور غیرملکی قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔

برائلر گوشت کے استعمال میں کمی۔ پنجاب بھر میں برڈفلو کی بیماری پھیلنے کی افواہیں گشت کرنے لگی ہیں۔جس سے برائلر گوشت کے استعمال میں کمی ہوگئی ہے۔محکمہ لائیوسٹاک نے حفاظتی تدابیر کی ہدایت کردی ہے پولٹری سے وابستہ لاکھوں افراد میں تشویش کی لہر دوڑگئی ہے۔

ایران کا ایٹمی معاملہ ۔یورپی یونین نے بھی ایران کا ایٹمی معاملہ سلامتی کونسل میں بھجوانے کی مخالفت کردی ہے۔فرانس، جرمنی اور برطانیہ متنازع معاملے کی فائل سلامتی کونسل میں بھجوانے کے مخالف ہیں۔

دہشت گردی کے خلاف دوہرا معیار

۔روس نے عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف دوہرا معیار ترک کر دے بعض ممالک دہشت گردی کے خاتمے کی بات کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہمسایہ ملکوں کے خلاف انتہاپسندوں کو استعمال کررہے ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد کمزور ہورہا ہے۔

عراق میں 67 ہلاک۔عراق میں ریسٹورنٹ میں خودکش حملے، جھڑپوں اوراتحادی فوج کی کارروائیوں میں 67 افراد ہلاک ہوگئے ہیں۔

4 ماہ کے بچے کے دل کا آپریشن۔پاکستان میں پہلی بار 4 ماہ کے بچے کے دل کا آپریشن کیا گیا جو کامیاب رہا۔ ڈاکٹروں نے دل کی الٹی نالیوں کو 7 گھنٹے میں ٹھیک کیا۔اس آپریشن پراڑھائی لاکھ روپے خرچ ہوئے جبکہ بھارت میں 15 لاکھ اور دوسرے ملکوں میں 35 لاکھ روپے اخراجات ہوتے ہیں۔

سیل سیل سیل

چاندی کی تمام اور سونے کی مخصوص ورائٹی پر زبردست کلیرنس سیل یہ آفر محدود مدت کیلئے ہے۔

رحیم جیولرز کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام

تورمارکیٹ ریلوے روڈ نزد انصاف کلاتھ ربوہ فون :047-6215045

ضرورت ہنرمند افراد

ہمیں اپنے تعمیراتی کاموں کیلئے درج ذیل ہنرمند افراد کی فوری ضرورت ہے۔

ٹریڈ	تنخواہ	ٹریڈ	تنخواہ
1۔سول سپروائزر (تعمیراتی کاموں کا تجربہ ہو)	4000 تا 8000	2۔سول ڈرافٹس مین (آٹوکیڈ جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی)	3000 تا 4000
3۔سرویئر	3000 تا 4000	4۔الیکٹریشن	3000 تا 4000
5۔ویلڈر	3000 تا 4000	6۔چوکیدار	1500 تا 2000
7۔باورچی	2500 تا 3000	8۔مستری	200 تا 300
9۔لیبر	120 تا 150	10۔کارپینٹر (روزانہ کی اجرت کی بنیاد پر)	150 تا 300

مکمل رہائش کا انتظام ہے۔

سید وسیم احمد طاہر۔سیمک ٹیکنیکس

2/45B دارالعلوم وسطی ربوہ فون :6212730 موبائل :0333-6707015

ربوہ میں طلوع وغروب 12 نومبر 2005ء

طلوع فجر	5:08
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:13

سُپر تسکی بےضرر قبض کشاء گولیاں

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

0476-212434 Fax:6213966

نورتن جیولرز ربوہ

فون گھر 6214214 فون دکان 6216216 :047-6211971

طارق ماربل سٹور

ماربل کے خوبصورت کتبہ جات اور قبروں کے لئے تیار ماربل رعایتی قیمت پر دستیاب ہے

طالب دعا: طارق احمد

موبائل:0300-7713393

یادگار چوک ربوہ فون رہائش:047-6213393

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی

پروپرائیٹر۔طاہر محمود 4844986

پریمیر ایکسچینج کمپنی بی، پرائیویٹ لمیٹڈ

ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر فارن کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

بوٹا مارکیٹ نزد وسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

فون:047-6212974-6215068

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس

یادگار روڈ ربوہ فون:047-6213158

C.P.L 29-FD